

معرفت امام عصر علیہ السلام  
واحد راه نجات

محمد علی عاصمی

**معرفت امام عصر علیہ السلام**  
**واحد راه نجات**

نام کتاب : معرفت امام عصر علیہ السلام واحدران نجات  
ترتیب و پیشکش : ایسوی ایشن آف امام مهدی علیہ السلام  
سنه اشاعت : شعبان ۱۴۲۳ھ (ماрچ ۲۰۲۲ء)  
ناشر : ایسوی ایشن آف امام مهدی علیہ السلام

## فہرست

۵.....	معرفت امام عصر علیہ السلام واحدراء نجات.....
۷.....	دین تسلیم کامل.....
۸.....	مقصد خلقت.....
۹.....	قولیت اعمال کی شرط.....
۱۱.....	معرفت امام.....
۱۳.....	نقل حدیث کا انداز.....
۱۵.....	حدیث "من مات....." اور شیعہ علماء.....
۲۵.....	راویان حدیث.....
۲۷.....	جماعت اور اس کی اطاعت.....
۳۱.....	جاہلیت کی موت کیا ہے؟.....
۳۳.....	قرآن اور جاہلیت کا ذکر.....
۳۹.....	حدیث "من مات....." کے نتائج.....

r

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ الْعَصْرِ أَدْرِكْنَا وَأَرْشِدْنَا

## معرفت امام عصر علیہ السلام واحد راہ نجات

قرآن کریم نے مومنین کی ایک صفت اس طرح بیان فرمائی ہے:  
 آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلُّ آمَنَ بِإِلَهٖهِ  
 وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرَسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا  
 سَمِعْنَا وَأَطْعَنَا صُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمُصِيرُ۔<sup>۱</sup>

رسول ان تمام چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں جو ان پر خدا کی طرف سے نازل

کی گئی ہے اور مومنین بھی۔ یہ سب اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اس کے فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر ہم اس کے رسولوں کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی خدا یا تجوہ سے مغفرت کے طلبگار ہیں ہماری بازگشت تیری طرف ہے۔

صاحبِ ایمان کی ایک خصوصیت ایک پہچان یہ ہے کہ وہ خدا کی طرف سے نازل کردہ تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

خداوند عالم یہودیوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

...أَفَتُؤْمِنُونَ بِعَيْضِ الْكِتَابِ وَأَنَّكُفُرُونَ بِبَعْضٍ ...<sup>۱</sup>

کیا تم بعض پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَكُفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفْرِقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكُفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا<sup>۲</sup>

یقیناً وہ لوگ خدا اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں خدا

<sup>۱</sup> سورہ بقرہ، آیت ۸۵

<sup>۲</sup> سورہ نساء، آیت ۱۵۰

اور اس کے رسولوں کے درمیان تفرقہ ایجاد کریں وہ لوگ یہ کہتے ہیں ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں وہ ایک درمیانی راستہ نکالنا چاہتے ہیں۔

## دینِ تسلیمِ کامل

خدا کے نزدیک دین اس کے سامنے پوری طرح تسلیم ہو جانا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا سَلَامٌ<sup>۱</sup>

حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اسلام کی تعریف اس طرح بیان فرمائی ہے:

الْإِسْلَامُ هُوَ التَّسْلِيمُ<sup>۲</sup>

اسلام بس تسلیم ہو جانا ہے۔

اس طرح واقعی مسلمان وہ ہے جو خداوند عالم کے ہر حکم کے سامنے پوری طرح تسلیم ہے۔

صاحب ایمان کی پہچان یہ ہے وہ خدا کی ہر ایک بات پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو بعض باتوں کو قبول کرتے ہیں اور بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں وہ صاحبان ایمان نہیں

<sup>۱</sup> سورہ آل عمران، آیت ۱۹

<sup>۲</sup> الکافی، ج ۲، ص ۲۵

ہیں۔

## مقصد خلقت

خداوند عالم نے انسان کی خلقت کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَنَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَ<sup>۱</sup>

اور ہم نے جنات اور انسان کو نہیں پیدا کیا مگر صرف عبادت کرنے کے لئے۔

کوئی بھی فعل اس وقت عبادت قرار پائے گا جب خداوند عالم کے حکم کے مطابق انجام دیا جائے۔ جب شیطان نے اپنی مرضی اور پسند سے خدا کی عبادت کرنے کا مطالبہ کیا تو خدا نے فرمایا:

إِنَّمَا أُرِيدُ أَنْ أَعْبَدَ مِنْ حَيْثُ أُرِيدُ<sup>۲</sup>

میں بس یہ چاہتا ہوں جس طرح سے میں چاہوں اس طرح میری عبادت کی جائے۔

قرآن کریم کی آیتیں حضرت رسول خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی معتبر روایتیں اہل بیت علیہم السلام سے تمسک اور ان کی پیروی کا حکم دیتی ہیں اور اسی تمسک و پیروی کو آخرت میں نجات کا واحد ذریعہ قرار دیتی ہیں۔

<sup>۱</sup> سورہ ذاریات، آیت ۵۶

<sup>۲</sup> بخار الانوار، ج ۶۰، ص ۲۷۳

## قبولیت اعمال کی شرط

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے نہایت معترف و موثق صحابی جناب محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے:

كُلُّ مَنْ دَانَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِعِبَادَةٍ يُجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَ لَا إِمَامَ لَهُ  
مِنَ اللَّهِ فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَ هُوَ ضَالٌ مُتَحَبِّرٌ وَ اللَّهُ شَانِي  
لَا أَعْمَالَهُ ۖ

جو شخص بے انہا عبادت کے ذریعہ خدا کا دین اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ خدا کے معین کردہ امام کا قائل نہیں ہے اس کی کوئی کوشش خدا کی بارگاہ میں قبول نہ ہوگی وہ گمراہ ہے حیرت زده ہے خداوند عالم اس کے اعمال کو ناپسند کرتا ہے۔

جناب ابو حزمہ ثناؓ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ روایت نقل فرمائی ہے:

إِنَّمَا يَعْبُدُ اللَّهَ مَنْ يَعْرِفُ اللَّهَ فَإِنَّمَا مَنْ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ فَإِنَّمَا يَعْبُدُ كُ  
هَكَذَا ضَلَالًا قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا مَعْرِفَةُ اللَّهِ قَالَ تَصْدِيقُ  
اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَصْدِيقُ رَسُولِهِ صَ وَ مُوَالَاتُ عَلَيْهِ عَ وَ الْأَئْمَانُ بِهِ  
وَ إِلَيْهِ الْهُدَى عَ وَ الْبَرَاءَةُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ عَدُوُّهُمْ هَكَذَا

يُعْرَفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

خدا کی عبادت صرف وہ کرتا ہے جو خدا کی معرفت رکھتا ہے اور جو خدا کی معرفت نہیں رکھتا ہے وہ اس کی عبادت ان گمراہوں کی طرح کرتا ہے۔ (مراد وہ افراد ہیں جو معرفت کے بغیر عبادت کر رہے ہیں۔)

عرض کیا۔ آپ پر قربان خدا کی معرفت کیا ہے؟

فرمایا: ”خدا کی تصدیق کرنا اس کے رسول ﷺ کی تصدیق کرنا علی ﷺ کی ولایت کو اور ان کی امامت کو قبول کرنا ان کے بعد انہمہ ﷺ کو تسلیم کرنا۔ خدا کی بارگاہ میں ان کے دشمنوں سے برآٹ کرنا اس طرح خدا کی معرفت حاصل کی جاتی ہے۔“

اس طرح کی روایتوں سے یہ بات پوری طرح واضح ہے دینداری اور عبادت بغیر امام کی معرفت کے ممکن نہیں ہے۔ انسان اسی وقت اپنی خلقت کے مقصد کو پورا کر سکتا ہے۔ جب امام وقت کی معرفت رکھتا ہو۔ اس بنا پر ”معرفت امام“ دینداری اور عبادت کے لئے لازم اور ضروری ہے۔ اگر امام کی معرفت نہیں ہے تو نہ دینداری ہے اور نہ ہی عبادت عبادت ہے۔ اب جب اس کا دین دین نہیں ہے اس کی عبادت عبادت نہیں ہے تو اس کی موت بھی اسلام پر نہیں ہوگی کیونکہ اسلام پر اس کی موت ہوگی جس کا دین اور عبادت خدا کی بارگاہ میں قبول ہو۔ خدا کی بارگاہ میں صرف وہی دین اور عبادت قابل قبول ہے جو معرفت

امام کے ساتھ ہو۔

## معرفت امام علیہ السلام

اس کے علاوہ کثیر تعداد میں ایسی روایتیں ہیں جن میں باقاعدہ اس بات کی وضاحت کی گئی ہے ولایت اہل بیت علیہما السلام کے بغیر کوئی بھی عمل خدا کی بارگاہ میں قابل قبول نہیں ہے اس طرح کی روایتوں کو شیعہ اور سنی دونوں علماء نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ اس مختصر سی وضاحت سے اس حدیث کا مفہوم باقاعدہ واضح ہو جائے گا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً<sup>۱</sup>

جو مر جائے اور وہ اپنے زمانہ کے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

یہی روایت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے اس طرح نقل ہوئی ہے راوی نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے ان کے آباء و اجداد سے نقل شدہ اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔

أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَنَّ  
مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔

<sup>۱</sup> ابن حزمہ طوی، الثاقب فی المناقب ص ۲۹۵

فَقَالَ عَلَيْهِ الْأَنْبَابُ إِنَّ هَذَا حَقٌّ كَمَا أَنَّ النَّهَارَ حَقٌّ  
 فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ فِيمِنِ الْحُجَّةُ وَالْإِمَامُ بَعْدَكَ  
 فَقَالَ ابْنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ الْإِمَامُ وَالْحُجَّةُ بَعْدِي مَنْ مَاتَ وَلَمْ  
 يَعْرِفْهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً<sup>۱</sup>

روز قیامت تک زمین جھت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی ہے اور یقیناً جو شخص اس  
 حال میں مر جائے وہ اپنے زمانہ کے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو اس کی موت  
 جاہلیت کی موت ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ حدیث اس طرح حق ہے جس طرح یہ دن حق ہے۔  
 دریافت کیا گیا: اے فرزند رسول آپ کے بعد جھت اور امام کون ہے؟  
 فرمایا: میرا فرزند محمد وہ میرے بعد امام اور جھت ہے جو مر جائے اور ان کی  
 معرفت نہ رکھتا ہو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

آج کے زمانہ میں کچھ لوگ جو خود کو دانشور، تعلیم یافہ اور محقق کے طور پر پیش کرتے  
 ہیں وہ اس حدیث کو ضعیف قرار دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اسلام اور  
 ایمان پر مرنے کے لئے امام وقت کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی ذیل میں وہ یہ بھی  
 کہتے ہیں کہ امام مهدی علیہ السلام کی ولادت معتبر حوالوں، حدیثوں سے ثابت نہیں ہے۔ حضرت

۱ - کمال الدین، ص ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ کفاية الاشر، ص ۲۹۶۔ وسائل الشیعه (آل البيت)، ج ۱۲، ص ۲۳۶۔  
 مسند رک الوسائل، ج ۱۸، ص ۷۸

امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کے سلسلے میں ایک جدا مضمون میں کسی حد تک تفصیل سے گفتگو ہو چکی ہے۔

یہ لوگ اس حدیث کو ضعیف قرار دے کر معرفت امام عصر علیہ السلام کو نہ صرف غیر ضروری قرار دے رہے ہیں بلکہ اصل امامت اہل بیت علیہما السلام کو غیر ضروری قرار دینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں یہ بات واضح ہے تاوار درخت کو اگر ختم کرنا ہو تو ابتداء میں اس کی جڑ پر حملہ نہیں کرتے ہیں پہلے رفتہ رفتہ اس کی شاخوں کو کاٹتے ہیں پھر آہستہ آہستہ جڑ پر حملہ کرتے ہیں ان لوگوں کا اصلی ہدف و مقصد امامت اور تعلیمات اہل بیت علیہما السلام ہیں۔

خدا و رسول اور اہل بیت علیہما السلام سے مخلصانہ التماس کرتے ہوئے اس حدیث کے تعلق سے کچھ باتیں عرض کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

## نقل حدیث کا انداز

حدیثیں دو طرح سے نقل ہوتی ہیں

(۱) جو الفاظ رسول خدا علیہ السلام اور ائمہ علیہم السلام نے ادا فرمائیں بالکل وہی الفاظ نقل کئے جائیں اور اس میں ذرا بھی تبدیلی نہ ہو۔ یا اس صورت میں جب راوی کا حافظہ قوی ہو ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرفاں کے ذہن میں پوری طرح محفوظ ہو۔

(۲) راوی کو عین الفاظ تو پوری طرح یاد نہیں ہیں لیکن اس کو مفہوم پوری طرح یاد ہے وہ معصوم کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں بغیر کسی زیادتی اور کمی کے بیان کرتا ہے۔

پہلی طرح کی حدیثیں اگر بہت سارے راویوں سے نقل کی جائیں تو اس کو ”تو اتر“ لفظی، کہتے ہیں اور دوسرا طرح کی حدیثیں کو ”تو اتر معنوی“ کہتے ہیں۔

اس حدیث کو مختلف اور متعدد علماء نے انھیں الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا اور بعض علماء نے اس مفہوم و معنی کی متعدد حدیثیں اپنی کتابوں میں نقل فرمائی ہیں۔ ان حدیثیں کی بنیاد پر یہ بات پورے یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ ہر دور میں ایک امام کا وجود ضروری ہے اور اس کی معرفت ہی جاہلیت کی موت سے نجات کا سبب ہے۔

جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب بحوار الانوار جلد ۲۳ باب ۷۶ ص ۹۵ سے تک اس مضمون کی چالیس حدیثیں نقل فرمائی ہیں یہ بات بھی خوب اچھی طرح ذہن میں رہے آج کے جدید خود ساختہ دانشور بحوار الانوار کی حدیثیں کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ یہ بات صرف وہ لوگ کہہ سکتے ہیں جنہوں نے بحوار الانوار کا مطالعہ نہیں کیا ہے اس لئے کہ جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے جو بھی حدیثیں نقل کی ہیں وہ کتابوں کے حوالہ کے ساتھ نقل فرمائی ہیں بحوار الانوار کی حدیثیں کو ضعیف قرار دینا حدیث کی تمام کتابوں کو ضعیف قرار دینا ہے۔ جدید طبع میں حدیث کے ساتھ اس کتاب کا حوالہ مع صفحہ نمبر کے تحریر کر دیا گیا ہے جس سے حدیث نقل کی گئی ہے۔ اگر کسی کو بحوار الانوار پر اعتماد نہیں ہے تو وہ اصل کتاب کی طرف رجوع کر کے حدیث دیکھ لے پھر کہے کہ حدیث معتبر ہے کہ نہیں۔ اس طرح کی حدیثیں کو جناب علامہ مجلسی کے علاوہ اور بھی متعدد علماء نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

حدیث معرفت امام وقت الفاظ اور معنی دونوں لحاظ سے نقل ہوئی ہے اس طرح کی

حدیثوں کو شیعہ علماء کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے علماء نے بھی نقل کیا ہے۔ اہل سنت امامت کے قائل نہیں ہیں ان لوگوں کا اس طرح کی حدیثوں کو نقل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حدیثیں اس قدر زیادہ اور معتبر ہیں جس سے انکار ممکن نہیں ہے۔ ذیل میں پہلے شیعہ علماء کی نقل کردہ چند حدیثیں نقل کرتے ہیں بعد میں اہل سنت کے علماء کی نقل کردہ حدیثیں ذکر کریں گے۔

### حدیث ”من مات.....“ اور شیعہ علماء

(۱) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ یہ روایت جو آپ کے اجداد سے نقل کی گئی ہے صحیح ہے؟

أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ لِّلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَنَّ  
مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً  
فَقَالَ: إِنَّ هَذَا حَقٌّ كَمَا أَنَّ التَّهَارَ حَقٌّ.

زمین صحیح قیامت تک جو جگہ خدا سے خالی نہیں رہ سکتی ہے جو مر جائے اور اپنے زمانے کے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔  
فرمایا: یہ حدیث اس طرح حق ہے جس طرح یہ روز روشن حق ہے۔

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل

۱ مسند الرسائل، ج ۱۸، ص ۱۸۷۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۶، ص ۲۳۶۔ کفایۃ الاشتر، ص ۲۹۶۔ کمال الدین، ص

فرمائی ہے:

قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلَهُ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً».....<sup>۱</sup>

جومرجائے اور اپنے امام کو نہ پہچانتا ہوا س کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

(۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا بِالْإِمَامِ وَمَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ  
مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَأَخْوَجُ مَا يَكُونُ أَخْدُ كُمْدٍ إِلَى مَعْرِفَتِهِ إِذَا  
بَلَغَتْ نَفْسُهُ هَذِهِ وَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ يَقُولُ لَقَدْ كُنْتُ عَلَى  
أَمْرِ حَسَنٍ۔<sup>۲</sup>

زمین بغیر امام کے برقرار نہیں رہ سکتی ہے جومرجائے اور اپنے امام کی معرفت  
نہ رکھتا ہوا س کی موت جاہلیت کی موت ہوگی معرفت امام کی سب سے زیادہ  
ضرورت اس وقت ہوگی جب جان یہاں تک پہونچے گی۔ اس وقت امام  
نے اپنے دست مبارک سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا یہ کہتے ہوئے کہ  
پیشک میں ایک نیک امر پر ہوں۔

زندگی کے آخری لمحات ہی سب سے زیادہ اہم ہیں اسی وقت یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ  
موت ایمان پر ہوئی یا جاہلیت پر اس حساس موقع پر امام کی معرفت جاہلیت یعنی کفر و گمراہی

<sup>۱</sup> محسن بر قی، ج ۱، ص ۹۶۔ غیبت نہمانی، ص ۱۲۹

<sup>۲</sup> محسن بر قی، ج ۱، ص ۱۵۳۔ ثواب الاعمال، ص ۲۰۵

کی موت سے نجات کا سبب ہوگی۔

(۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قال ابی: مَنْ مَاتَ لَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مَا تَمِيتَهُ جَاهِلِيَّةً  
میرے والد نے فرمایا: جو مر جائے اور اس کا کوئی امام نہ ہو اس کی موت  
جاہلیت کی موت ہوگی۔

(۵) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَ لَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمَوْتُهُ مِيَتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَ لَا يُعَذَّرُ  
الَّذِي أَسْكَنَ حَتَّى يَعْرِفُوا إِمَامَهُمْ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ لَا  
يَضُرُّهُ تَقْدُمُهُ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأْخُرُهُ ...<sup>۱</sup>

جو مر جائے اور اس کا کوئی امام نہ ہو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو  
گی۔ معرفت امام ضروری ہے اس سلسلہ میں کوئی بھی عذر قابل قبول نہیں ہے  
جو شخص اپنے امام کی معرفت کے ساتھ مر جائے اس کے لئے اس امر میں  
تجھیل یا تاخیر سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

(۶) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

يَا يَحْيَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ بَاتَ لَيْلَةً لَا يَعْرِفُ فِيهَا إِمَامَهُ مَا تَ

<sup>۱</sup> محسن بر قی، ج ۱، ص ۱۵۵

<sup>۲</sup> محسن بر قی، ج ۱، ص ۱۵۵

**میتة جاہلیۃ** ۱

اے بھی جو ایک رات ایسی بسر کرے جس میں وہ اپنے امام کی معرفت نہ رکھتا ہوا س کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

اس روایت سے واضح ہوتا ہے کہ ایک رات بھی امام وقت کی معرفت کے بغیر گزارنا جاہلیت کی زندگی جینا ہے۔

(۷) حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد کے ذریعہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے انھوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔

قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مِنْ وُلْدِي  
مَاتَ مِيتةً جَاهِلِيَّةً ..... ۲

آئحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مر جائے اور میرے فرزندوں میں اس کا کوئی امام نہ ہوا س کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

یہ روایت بیان کر رہی ہے جس امام کی معرفت انسان کو جاہلیت کی موت سے نجات دلائے گی وہ ہر امام کی معرفت نہیں ہے بلکہ وہ اس امام کی معرفت ہے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل سے ہو۔

(۸) جناب سلیم بن قیس ہلالی نے بیان کیا۔ میں نے جناب سلمانؓ، جناب ابوذرؓ اور

۱ غیبت نعمانی، ص ۷۷

۲ عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۵۸۔ بخار الانوار، ج ۲۳، ص ۸۱، کنز الفوائد الکراچی، ص ۱۵

جناب مقدادؓ سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً  
”جومرجائے اور اس کا کوئی امام نہ ہواں کی موت جاہلیت کی موت ہے“

سلیم بن قیس کا بیان ہے میں نے یہ روایت جناب جابرؓ اور جناب ابن عباسؓ کے سامنے پیش کیا ان دونوں نے فرمایا: ان لوگوں نے سچ اور اچھا کہا۔ ہم اس کے گواہ ہیں اور ہم دونوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

جناب سلمانؓ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ہے:

”جومرجائے اور اس کا کوئی امام نہ ہواں کی موت جاہلیت کی موت ہوگی“

یہ کون امام ہے؟

فرمایا: اے سلمانؓ یہ میرے اوصیاء ہیں۔ میری امت میں جومرجائے اور ان اماموں کی معرفت نہ رکھتا ہواں کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ اگر وہ ان سے ناواقف ہو اور ان سے دشمنی کرتا ہو وہ مشرک ہے اور جو ناواقف ہو مگر ان سے دشمنی نہ رکھتا ہو اور ان کے دشمنوں کو دوست نہ رکھتا ہو وہ جاہل ہے مشرک نہیں ہے۔<sup>۱</sup>

<sup>۱</sup> کمال الدین، ج ۲۳، بخار الانوار، ج ۲۳، ص ۸۸، ح ۳۱

اس روایت میں یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ جس امام کی معرفت جاہلیت کی موت سے نجات کا سبب ہے وہ ہر ایک امام نہیں ہیں بلکہ اس سے وہ امام مراد ہیں جو حضرت رسول خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی نسل سے ہوں اور ان کے اوصیاء میں ہوں۔

(۶) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ایک دن حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے خداوند عالم کی حمد و شنا اور حضرت رسول خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ پر درود وسلام کے بعد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ وَاللَّهُ مَا خَلَقَ الْعِبَادَ إِلَّا لِيَعْرِفُوهُ فَإِذَا عَرَفُوهُ عَبَدُوهُ فَإِذَا عَبَدُوهُ اسْتَغْنَوُا بِعِبَادَتِهِ عَنِ عِبَادَةِ مَنْ سِوَاهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَأْتِي أَنْتَ وَأَمِّي يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ مَا مَعْرِفَةُ اللَّهِ قَالَ مَعْرِفَةُ أَهْلِ كُلِّ زَمَانٍ إِمَامَهُمُ الَّذِي يَجْبُ عَلَيْهِمْ طَاعَتُهُ

اے لوگو خدا کی قسم خدا نے بندوں کو پیدا نہیں کیا مگر صرف اس لئے کہ اس کی معرفت حاصل کریں جب اس کو پہچان لیں گے تو اس کی عبادت کریں گے اور جب اس کی عبادت کریں گے تو اس کی عبادت سے دوسروں کی بندگی سے بے نیاز ہو جائیں گے۔

اس وقت ایک شخص نے عرض کیا: اے فرزند رسول آپ پر میرے والدین

قربان خدا کی معرفت کیا ہے؟

فرمایا: ہر زمانہ کے لوگوں کی اپنے امام کی معرفت جس کی اطاعت ان پر واجب و ضروری ہے۔

یہاں صرف ان چند روایتوں کو ذکر کیا ہے جن میں لفظ معرفت، استعمال کیا گیا ہے ورنہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی روایتیں ہیں جن میں مختلف طریقے سے معرفت امام کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

ایک عام انسان جو عربی سے بہت زیادہ واقف نہ ہو۔ صرف ان روایتوں کے ترجمہ پر غور کرے تو اس کے لئے بھی یہ بات پوری طرح واضح ہو جائے گی جاہلیت و کفر کی موت سے نجات کے لئے امام وقت کی معرفت ضروری ہے اور اس امام کی معرفت ضروری ہے جو حضرت رسول خدا ﷺ کے خاندان سے ہو۔ کیا یہ تمام روایتیں مختلف انداز سے معرفت امام وقت کو ضروری اور لازمی قرار نہیں دے رہی ہیں۔

اس مضمون کی روایتیں صرف شیعہ علماء سے مخصوص نہیں ہیں اہل سنت کے معتبر علماء نے اس مضمون کی متعدد روایتیں نقل کی ہیں اگر یہ روایتیں لفظی اعتبار سے متواتر نہ ہوں تو معنوی اعتبار سے ضرور متواتر ہیں جوہة الاسلام والمسلمین جناب آقا یہ مہدی فقیہ ایمانی نے اس حدیث کے تعلق سے ایک کتاب تحریر فرمائی ہے۔ جس کا نام ہے۔ ”شاخت امام راہ رہائی از مرگ جاہلی“، (معرفت امام جاہلیت کی موت سے نجات کا راستہ) اس گرانقدر کتاب میں محقق عالیٰ قدر نے مختلف انداز سے سیر حاصل بحث کی ہے۔ شیعہ اور سنی دونوں روایتوں کو نقل کیا ہے۔ انھوں نے مختلف عناوین سے حدیثیں ذکر فرمائی ہیں یہاں صرف

ان روایتوں کو نقل کر رہے ہیں جن میں معرفت امام کے بغیر موت کو جاہلیت کی موت قرار دیا گیا ہے۔ ان روایتوں کو انھوں نے ۷۰ معتبر کتابوں سے نقل فرمایا ہے۔ ذیل میں ان روایتوں کو نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

١ ﴿ مَنْ لَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مِيَتَةً جَاهِلِيَّةً ۚ ۱﴾

جو اپنے زمانہ کے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو اور مرجائے اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

٢ ﴿ مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ إِمَامٍ مَاتَ مِيَتَةً جَاهِلِيَّةً ۚ ۲﴾

جو مرجائے اور اس کا کوئی امام نہ ہوا س کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

٣ ﴿ مَنْ مَاتَ لَيْلَةً وَ لَيْسَ فِيْ عُنْقِهِ بَيْعَةً إِمَامَ مَاتَ مِيَتَةً جَاهِلِيَّةً ۳﴾

جورات میں مرجائے اور اس کی گردان میں کسی امام کی بیعت نہ ہوا س کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

٤ ﴿ مَنْ مَاتَ وَلَا إِمَامَ لَهُ مَاتَ مِيَتَةً جَاهِلِيَّةً ۴﴾

۱ صحیح مسلم۔ الجامع بین الصیحین۔ محمد بن فتوح حمیدی جواہر الحضید ۵۹/۲

۲ ابو داؤد ضیالی۔ مسنون احمد بن حنبل ۳/۳۲۱۔ مجمع الزوائد ۵/۲۱۸

۳ ندیم الغریب۔ علامہ محقق ابو علی احمد بن محمد بن یعقوب سکویہ

۴ المختار والموازن علامہ مشکلم ابو جعفر اسکافی۔ ص ۲۲

جومرجائے اور اس کا کوئی امام نہ ہواں کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

﴿۵﴾ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ فَلَيُمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيَاً وَإِنْ شَاءَ نَصَارَىٰ

جومرجائے اور اپنے زمانہ کے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو وہ چاہے تو یہودی مرے یا عیسائی مرے۔

﴿۶﴾ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ۝

جومرجائے اور اپنے زمانہ کے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

﴿۷﴾ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ إِمَامٌ فَقُدْ مَاتَ مِيتَةً  
جَاهِلِيَّةً ۝

جومرجائے اور اس کا کوئی امام نہ ہو یقیناً اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

﴿۸﴾ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ إِمَامٌ فَمَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً ۝

جومرجائے اور اس کا کوئی امام نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

۱ مسائل الحسن بن فخر الرازی سنده ص ۳۸۲

۲ صحیح مسلم / ۸ / ۱۰۷۔ ملحقات الاحقاق ۸۵ / ۳

۳ آنکی والاسماء حافظ رو لالبی ج ۳ ص ۲۴۳ مطبوعہ حیدر آباد

۴ کنز العمال شمارہ ۱۰۳

٩

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ طَاعَةً مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً<sup>۱</sup>

جومر جائے اور اس پر کسی کی اطاعت واجب نہ ہو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

١٠

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لِإِمَامٍ جَمَاعَةً عَلَيْهِ طَاعَةً مَاتَ مِيتَةً  
جَاهِلِيَّةً<sup>۲</sup>

جومر جائے اور اس پر کسی امام جماعت کی اطاعت واجب نہ ہو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

اس مضمون کی اور بھی روایتیں ہیں ان تمام روایتوں میں جوبات قدر مشترک ہے وہ یہ کہ معرفت امام کے بغیر موت جاہلیت کی موت ہے۔ ہر ایک روایت میں جاہلیت کی موت کا تذکرہ کیا ہے اور سب جانتے ہیں کہ جاہلیت کی موت یعنی کفر و نفاق ضلالت و گمراہی کی موت۔ اس طرح کی موت کا انجام ہلاکت اور ابدی عذاب ہے۔ نجات کے لئے ضروری ہے کہ موت اسلام پر ہوئی ہو جیسا کہ جناب یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے یہ عہد لیا تھا ”لَا تَمُوتُنَ الَا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ“ تمہیں موت بس اس صورت میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔ اس بنا پر اسلام پر مرنے کے لئے امام وقت کی معرفت ضروری ہے۔

۱ کنز العمال، شمارہ ۱۳۸۲۱

۲ مجمع الزوائد، ج ۵/ ۲۱۹

## راویان حدیث

اگر یہ حدیثیں صرف ایک یا دو راویوں سے نقل ہوئی ہوتیں تو کہا جا سکتا تھا کہ تمام روایتیں بس ایک دور اوی سے نقل ہوئی ہیں یہ روایتیں ان مختلف راویوں اور اصحاب سے نقل ہوئی ہیں جن کی روایتوں کو علماء نے معتبر قرار دیا ہے۔ ان بعض راویوں کے نام اس طرح ہیں۔

① زید بن ارقم

② عامر بن ربیعہ عنزی

③ عبد اللہ بن عباس

④ عبد اللہ بن عمر بن خطاب

⑤ عوییر بن مالک المعروف بابودراء

⑥ معاذ بن جبل

⑦ معاویہ بن ابی سفیان

یہ وہ راویان حدیث ہیں جن سے اہل سنت نے اپنی صحاح اور دیگر حدیث کی کتابوں میں روایتیں نقل کی ہیں۔ اس مضمون کی اور بھی روایتیں ہیں جن میں یہ بات اس طرح بیان کی گئی ہے۔

﴿ مَنْ فَارِقُ الْجَمَاعَةَ شَبَرًا فَمَا تَمِيتَهُ جَاهِلِيَّةٌ ﴾

جس نے ایک بالشت جماعت سے دوری اختیار کی اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

﴿ مَنْ خَرَجَ مِنَ الظَّاغِعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَا تَمِيتَهُ جَاهِلِيَّةٌ ﴾<sup>۲</sup>

جو اطاعت و فرمانبرداری سے خارج ہو گیا اور جماعت سے دوری اختیار کی اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

دونوں طرح کی روایتوں میں یہ بات مشترک ہے کہ جو بغیر معرفت امام کے مرجائے اس کی موت ”جاہلیت کی موت“ ہے اور جو اطاعت و جماعت کو ترک کر دے اس کی موت بھی ”جاہلیت کی موت“ ہے۔

ان حدیثوں سے یہ مفہوم سامنے آتا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ جو شخص ”امام وقت“ کی معرفت رکھتا ہو جماعت اور فرمانبرداری سے خارج ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت نہ ہو گی یا جو شخص جماعت میں شامل ہو فرمانبردار ہوا اور ”امام وقت“ کی معرفت نہ رکھتا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت نہ ہو گی کیونکہ اس صورت میں نہ امام وقت کی معرفت ضروری ہو گی اور نہ ہی جماعت سے وابستگی۔ بلکہ صرف ایک چیز کافی ہو گی۔ تو حدیث کی اہمیت کم ہو جائے گی۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس جماعت سے دوری اور افتراق

۱) صحیح بخاری / ۱۳ / ۱۷ / ۵۹۰

۲) سنن بیہقی / ۸ / ۱۵۶ - ۱۵۷

جاہلیت کی موت کا سبب ہوگا جس کی سربراہی خدا کا معین کردہ امام وقت کر رہا ہو۔ اگر ایک مختصر سی جماعت رسول خدا ﷺ کی معرفت کے ساتھ ان کی اطاعت کر رہی ہو اور ایک کثیر تعداد ایسی جماعت کی ہو جس کا ہر ایک فرد دل و جان سے جماعت سے وابستہ ہواں کا وفادار ہو مطیع و فرنبردار ہو مگر وقت کے رسول و نبی کی معرفت نہ رکھتا ہو تو کیا دونوں ”جاہلیت“ کی موت سے محفوظ رہیں گے یا صرف وہ جماعت ”جاہلیت کی موت“ سے نجات پائے گی جو اپنے وقت کے رسول و نبی کی معرفت رکھتی ہوگی۔ جواب یقیناً یہی ہو گا وہ جماعت جاہلیت کی موت سے نجات یافتہ ہوگی جو اپنے رسول و نبی کی معرفت رکھتی ہو گی جماعت کی وہ کثیر تعداد جاہلیت کی موت مرے گی جو اپنے رسول اور نبی کی معرفت نہ رکھتی ہوگی۔ اس بنا پر معیار خدا کے نمائندہ کی معرفت اور اس کی اطاعت ہے جماعت معيار نہیں ہے۔

بعض لوگ جماعت پر اس لئے زور دیتے ہیں اور اس کو معیار قرار دیتے ہیں ان کی اکثریت اسی جماعت سے وابستہ ہے اور خدا کے معین کردہ امام وقت کی معرفت سے محروم ہے۔

## جماعت اور اس کی اطاعت

قرآن کریم نے کچھ لوگوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور کچھ لوگوں کی اطاعت سے منع کیا ہے۔

خداوند عالم نے اپنی، اپنے رسول اور اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَئِكُمْ أَلْمَرِينَ ۚ ﴾

اے صاحبان ایمان اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں صاحبان امر ہیں۔

خدا نے ان لوگوں کی اطاعت نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

﴿ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ ﴾

اور اس کی اطاعت مت کرنا جس کا دل ہماری یاد سے غافل ہے اور جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعْ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۚ ﴾

اے پیغمبر آپ خدا کا تقویٰ اختیار کریں کافروں مخالف کی اطاعت نہ کریں۔

﴿ فَلَا تُطِعْ الْمُكَذِّبِينَ ۚ ﴾

جھوٹ بولنے والوں کی اطاعت نہ کریں۔

﴿ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۖ هَمَّازٌ مَّشَاعِيْنِ نَمِيمٌ ۖ مَنَّاعٌ لِّلْحَمْرٍ ۚ ﴾

۱ سورة نساء آیت ۵۹

۲ سورة کہف، آیت ۲۸

۳ سورة احزاب، آیت ۱

۴ سورة القلم، آیت ۸

**مُعْتَدِل أَثِيمٍ ۖ ۱**

اس ذلیل کی اطاعت نہ کریں جو جھوٹی قسمیں کھاتا ہے لوگوں کے عیب بیان  
کرتا رہتا ہے چغلخوری کرتا رہتا ہے۔

لوگوں کو نیک راستہ سے روکتا ہے ظلم و گناہ کرتا رہتا ہے۔

**وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ۲**

گناہگاروں کی اور کافروں کی اطاعت نہ کریں۔

والدین کے ساتھ حدر جہے حسن سلوک کا حکم دینے کے باوجود قرآن کریم میں دو جگہ  
ان کی اطاعت نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

**وَوَصَّيْنَا إِلَيْنَاسَانَ بِوَالِدِيهِ حُسْنًاۚ وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي  
مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا... ۳**

ہم نے انسان کو یہ نصیحت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے  
پیش آئے۔ اگر وہ اس بات کی کوشش کریں کہ میرا شریک قرار دلوں کی  
اطاعت مت کرنا۔

**وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا**

۱ سورہلقم، آیات ۱۰-۱۲

۲ سورہ دھر، آیت ۲۲

۳ سورہ عنكبوت، آیت ۸

تُطْعِهْمَا، وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا<sup>۱</sup>

اگر والدین تمھیں شرک قبول کرنے پر آمادہ کریں اور کوشش کریں جس کا تم کو علم نہیں ہے۔ تو ان کی اطاعت مت کرنا اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح سے پیش آنا۔

ان آئیوں میں ان لوگوں کی اطاعت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

جس کا دل خدا کی یاد سے غافل ہو۔ ①

جو اپنے خواہشات کی پیروی کرتا ہو۔ ②

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا۔ ③

منافق۔ ④

جھوٹ بولنے والے۔ ⑤

جھوٹی قسم کھانے والے۔ ⑥

غیبت کرنے والے۔ ⑦

چغلخوری کرنے والے۔ ⑧

شرک کی دعوت دینے والے۔ ⑨

ان آئیوں سے یہ واضح ہو جاتا ہے جس اولی الامر کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے

---

<sup>۱</sup> سورہ لقمان، آیت ۱۵

ان میں یہ باتیں ہرگز نہیں پائی جاتی ہیں۔ اب اگر جاہلیت کی موت سے نجات کے لئے جماعت سے وابستگی اور اس کی فرمابندی مراد ہے۔ تو کیا جماعت ان امور سے پاک ہے اور جماعت نے جن لوگوں کو اپنا حکمران قرار دیا ہے کیا وہ بھی ان باتوں سے پاک ہیں تاریخ کا معمولی سا علم رکھنے والا بھی اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہے جماعت اور اس کے حکمرانوں کا دل خدا کی یاد سے غافل اور اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والا تھا۔ جھوٹ غیبت..... وغیرہ ان کی عادت تھی اس بنا پر حدیث میں جس جماعت سے دوری کو منع کیا گیا ہے وہ جماعت ہے جس کی رہبری امام معصوم کر رہا ہے جو ہر طرح کے نقص وعیب سے پاک ہے۔

جاہلیت کی موت سے نجات صرف اس کو نصیب ہوگی جو امام وقت کی معرفت رکھتا ہو اور اس جماعت سے وابستہ ہو جس کا سربراہ خدا کا معین کردہ امام ہو۔

## جاہلیت کی موت کیا ہے؟

اسلام سے پہلے یعنی حضرت رسول خدا ﷺ کی بعثت سے پہلے کا زمانہ ”جاہلیت کا زمانہ“ کہلاتا ہے۔ اس زمانہ کی بعض خصوصیات اس طرح ہیں۔

### عقائد

توحید کا نام و نشان تک نہیں تھا ہر طرف بت پرستی عام تھی ہر ایک قبیلہ کا اپنا بت تھا۔ قیامت پر یقین نہیں تھا۔ وہ لوگ قیامت کو ناممکن تصور کرتے تھے ان کا عقیدہ تھا جو کچھ ہے بس یہی دنیا ہے ایک دن ہلاک ہو جانا ہے دوبارہ زندہ ہونے کا کوئی تصور نہیں تھا۔ الہذا وہ

کسی طرح کے حساب و کتاب کے قائل نہیں تھے۔

عدل نبوت و امامت کا کوئی تصور نہیں تھا۔ قبیلہ کا سردار ہر طرح کے سفید و سیاہ کا مالک تھا۔

### تہذیب

علم کا نام و نشان نہ تھا پڑھنے لکھنے کا رواج نہ تھا۔ جہالت عام تھی عدل و انصاف۔ انسانی اقدار کا کوئی وجود نہ تھا۔ خاندانی تعصبات عروج پر تھے عورتوں کی کوئی قدر و عزت نہ تھی لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے اور اس پر فخر بھی کرتے تھے۔

### اخلاق

بے حیائی ہر جگہ تھی۔ برہنہ طواف کرتے تھے لباس کو خجس جانتے تھے لہذا اتنا کر طواف کرتے تھے۔ بدکاری عام تھی۔ گھروں پر لگے ہوئے جھنڈے بدکاری اور فشاء کے مراکز کا پتہ دیتے تھے۔ معمولی سی معمولی بات پر برسوں ایک دوسرے کا خون بہاتے رہتے تھے۔ قافلوں اور مسافروں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔

ناجاائز اولاد کو مختلف باتوں سے اپنے خاندان میں شامل کر لیا کرتے تھے۔ قانون اور اصول و ضوابط نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ شراب عام تھی۔ مردار کا گوشت کھاتے تھے۔

### ادب

اس زمانہ میں جو چیز عروج پر تھی وہ عربی زبان تھی اور اس کی فصاحت و بلاغت بھی

صرف ظاہری الفاظ پر مشتمل تھی۔ تمام مضمایں اور خیالات وہی جاہلانہ تھے اگر تعریف تھی تو  
گھوڑوں کی اونٹوں کی شراب کی، عورتوں کی، معشوقہ کی.....  
خخر و مباهات تھی تقتل و غارنگری پر لوٹ مار پر.....

### قرآن اور جاہلیت کا ذکر

قرآن کریم کی متعدد آیتوں میں اس جاہلیت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۱ یَعْظُّمُونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۚ

یہ لوگ خدا کے بارے میں جاہلیت کی طرح بدگمانیاں رکھتے تھے۔

یہ آیت جنگ احمد سے متعلق ہے جب خدا کی طرف سے آنے والی نصرت و مدد کے  
بارے میں شک و تردید کر رہے تھے۔ یعنی خدا کے وعدہ پر شک کرنا جاہلیت کا طریقہ ہے۔

۲ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْ جُنَ تَبَرَّجْ الْجَاهِلِيَّةُ الْأُولَئِيُّ ۚ

اے ازواج پیامبر تم اپنے گھروں میں رہنا جاہلیت کے زمانہ کی طرح بن  
سنور کر لوگوں کے درمیان مت آیا کرو۔

اس طرح نامحرموں کے درمیان عورتوں کا بن سنور کر آنا جاہلیت کے دور کی علامت  
ہے۔

۱ سورہ آل عمران، آیت ۱۵۳

۲ سورہ الحزاب، آیت ۳۳

۳

**أَنَّكُمْ أَجَاهِلِيَّةٍ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوَقِّنُونَ<sup>۱</sup>**

اے پیامبر یہ لوگ آپ سے جاہلیت کے حکم کی توقع رکھتے ہیں صاحبان ایمان و یقین کے لئے خدا سے بہتر کون حکم کر سکتا ہے۔

یہودی پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ توقع رکھتے تھے وہ ان کے حق میں فیصلہ کریں یعنی فیصلہ حق کی بنیاد پر نہ ہو بلکہ پارٹی اور تعصب کی بنیاد پر ہو۔ اس طرح حق اور حقیقت کو نظر انداز کر کے ذاتی، خاندانی، پارٹی، افراد کے مفاد میں فیصلہ کرنا جاہلیت کے دور کی علامت ہے۔

۴

**إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيمَةَ حَمِيمَةً أَجَاهِلِيَّةً<sup>۲</sup>**

جب کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلیت کے تعصب کو جگہ دی۔

یہ اس وقت کی بات ہے جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے جانے والے تھے اس وقت کافروں نے کہا جن لوگوں نے ہمارے باپ، بھائی احباب کو قتل کیا اگر ہم ان کو یہاں آنے دیں تو لوگ کیا کہیں گے۔ ہمارا وقار عزت و آبرو ختم ہو جائے گی۔ یہاں مکہ شکست کھانے کے بعد بھی حق کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں تھے۔ اس طرح حق کو قبول کرنے میں تعصب سے کام لینا جاہلیت ہے۔

حضرت امام حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

۱ سورہ مائدہ، آیت ۵۰

۲ سورہ فتح، آیت ۲۶

الْحُكْمُ لِلَّهِ أَنَّمَا يُنْهَا حُكْمُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَخْطَأَ حُكْمَ اللَّهِ  
حُكْمَ بِحُكْمِ الْجَاهِلِيَّةِ ۚ

حکم دو حکم ہیں ایک خدا کا حکم اور دوسرا جاہلیت کا حکم۔ جو حکم خدا سے روگردانی اختیار کرے گا وہ جاہلیت کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

جو شخص امام وقت کی معرفت نہیں رکھتا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ اس شخص کا ظاہر کیسا ہی ہو دراصل اس کے تمام عقائد، اخلاق، احکام جاہلیت کے ہیں اس کی موت جاہلیت یعنی کفر کی موت ہوگی کافروں کی موت کے بارے میں قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَا تُوَاوَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ  
وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسُ أَعْجَمَعِينَ ۝ ①

یقیناً جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر کی حالت میں ان کو موت آگئی ان لوگوں پر خدا کی ملائکہ اور لوگوں کی لعنت ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَا تُوَاوَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنِ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدٍ هُم  
مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَى بِهِ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ  
وَمَا لَهُمْ مِنْ شَاكِرِينَ ۝ ②

یقیناً جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر کی حالت میں ان کی موت آگئی اگر یہ

۱ وسائل الشیعہ، ج ۲۷، ص ۲۲

۲ سورہ بقرہ، آیت ۱۶۱

۳ سورہ آل عمران، آیت ۹۱

لوگ زمین کے ہم وزن سونا بھی دیں تب بھی قبول نہیں کیا جائے گا ان کے لئے دردناک عذاب ہے ان کا کوئی ناصر و مددگار نہیں ہے۔

۳

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۝

یقیناً جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور لوگوں کو خدا کے راستہ سے روکا پھر کفر کے عالم میں ان کی موت واقع ہو گئی خدا ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا۔

ان آیتوں کی روشنی میں جن لوگوں کی موت کفر کی حالت میں ہوئی (جاہلیت کی موت کفر کی موت ہے) ان پر خدا کی ملائکہ کی لوگوں کی لعنت ہے۔

زمین کا ہم وزن سونا بھی ان کو عذاب سے نجات نہ دلا سکے گا ان کا کوئی ناصر و مددگار نہیں ہے اور یہ لوگ وہ ہیں خداوند عالم جن کو ہرگز ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

چونکہ امام وقت کی معرفت نہ رکھنے کے نتائج اس قدر اہم و دردناک عذاب کا سبب ہیں شاید اس بنا پر لوگوں کی یہ کوشش ہے کہ اس طرح کی معتبر حدیثوں کو مشکوک اور ضعیف قرار دوتا کہ ان نتائج کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ان لوگوں کو شاید معلوم نہیں ہے یا جان بوجھ کر اس کو نظر انداز کر رہے ہیں کہ ان حدیثوں کے معتبر ہونے کا اعتراف شیعہ اور سنی دونوں علماء نے کیا ہے۔ اگر یہ حدیثیں معتبر نہ ہوتیں تو ان کی توجیہ اور تاویل کی ضرورت نہیں تھی۔ اپنی اس گفتگو کو حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ایک حدیث سے زینت دیتے

ہیں۔

إِنَّمَا الْأَعْمَمُ قُوَّامٌ اللَّهُ عَلَىٰ خَلْقِهِ وَعُرْفَاؤُهُ عَلَىٰ عِبَادِهِ وَلَا يَدْخُلُ  
الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ عَرَفَهُمْ وَعَرَفُوهُ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا مَنْ أَنْكَرَهُمْ  
وَأَنْكَرُوهُ

ائمه خدا کی طرف سے اس کی مخلوقات کے امور کی دیکھ رکھ کرنے والے ہیں اور اس کے بندوں پر اس کے نگراں ہیں جنت میں داخل نہیں ہو گا مگر صرف وہ جو ان کی معرفت رکھتا ہو گا اور یہ اس کو پہچانتے ہوں گے اور جہنم میں نہیں جائے گا مگر صرف وہ جو ان کو نہ پہچانتا ہو گا اور ان کو تسلیم نہ کرتا ہو گا اور یہ اس کو نہ پہچانتے ہوں گے۔

یہ حدیث ایک طرح سے حدیث ”مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ“ کی تفسیر و تشریح کر رہی ہے۔

اس حدیث میں امیر المؤمنین علیہ السلام نے ”امام کو“ ”قوم“ سے تعبیر کیا ہے قوام یعنی متولی وہ شخص جو کسی کی طرف سے اس کے امور کی دیکھ رکھ کرے ذمہ دار اور مسئول۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہر دور میں ایک امام کا وجود ضروری ہے جو خدا کی طرف سے لوگوں کے تمام امور کا ذمہ دار ہو۔ اگر وہ نہ ہو تو نظام در حرم و بر حرم ہو جائے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام نے امام کو ”عرفاء“ سے تعبیر کیا ہے۔

عرفا۔ عریف کی جمع ہے لغت میں عریف کے معنی اس طرح کئے گئے ہیں۔

عریف: عالم بالشی۔ قیمہ با مرقوم۔

عریف: من یعرف اصحابہ

عریف فی المدارس۔ ولا یکلف مراقبة الاولاد۔

عریف: چیزوں کا جاننے والا۔ قوم کے امور کا ذمہ دار۔

عریف: جو اپنے لوگوں کو پہچانتا ہو۔

عریف فی المدارس۔ وہ بچہ جو اپنے کلاس کا مانیٹر ہو۔

اس صورت میں امام کے معنی یہ ہوں گے۔ امام وہ جو تمام چیزوں کا علم رکھتا ہو۔

امت اور بندگان خدا کے امور کا ذمہ دار ہو۔

جو اپنے لوگوں کو پہچانتا ہو۔

جو بندگان خدا کے امور کا نگران ہو۔

ان خصوصیات کے حامل امام کا ہر دور میں ہونا لازم و ضروری ہے اور جنت میں جانے کے لئے اس امام کی معرفت بھی ضروری ہے۔

## حدیث ”من مات.....“ کے نتائج

- ۱۔ امامت کا عقیدہ لازم اور ضروری ہے۔
- ۲۔ غیر امامتی نظام درست نظام نہیں ہے۔
- ۳۔ ہر زمانہ میں ایک امام کا وجود ضروری ہے۔
- ۴۔ ہر زمانہ کے اعتبار ایک امام کا ہونا ضروری ہے یعنی متعدد اماموں کا وجود ضروری ہے۔
- ۵۔ عدم معرفت امام جاہلیت کی موت کا سبب ہے۔
- ۶۔ امام تمام امور سے پوری طرح واقف ہو۔
- ۷۔ امام بندگان خدا پر خدا کی طرف سے نگران و متولی ہے۔
- ۸۔ معجزات یا گذشتہ امام کے ذریعہ امام کا تعارف ہو۔
- ۹۔ امامت اصول دین میں ہے ورنہ عدم معرفت امام جاہلیت کی موت کا سبب نہ ہوتی۔
- ۱۰۔ امام کی معرفت کا مقصد دین کے تمام امور کی پابندی فرمانبرداری اور مکمل اطاعت۔
- ۱۱۔ اس حدیث کی روشنی میں صرف اثنا عشری جاہلیت کی موت سے محفوظ ہیں۔
- ۱۲۔ بنی امیہ، بنی عباس یا دیگر تمام خلفاء حکمران ..... اس حدیث کے مصدقہ نہیں ہیں اس لئے کہ ان کے کردار جاہلی رسم و رواج سے پاک نہیں بلکہ پوری طرح آلودہ ہیں اس کے لئے وہ تمام بندوں کے امور کیا اسلام کی ابتدائی تعلیمات سے نہ صرف ناواقف ہیں بلکہ ان کا عمل اس کے بالکل برخلاف ہے۔

۱۳۔ ائمہ معصومین علیہما السلام کے دور میں رہنے والے تمام حکمران، خلفاء چونکہ ان کی معرفت نہیں رکھتے تھے بلکہ ان کے دشمن تھے اور ان پر ظلم کرتے تھے لہذا ان سب کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

۱۴۔ شیعہ اثناعشری کے علاوہ کوئی اور اس طرح سلسلہ امامت کا قائل نہیں ہے اس لئے وہ خود کو جاہلیت کی موت سے محفوظ رکھنے کی خاطر یا اس حدیث کی سند کا انکار کرتے ہیں یا اس کے مقابلہ میں اور حدیثیں بیان کرتے ہیں یا ان حدیثوں کی من مانی تفسیر کرتے ہیں۔ وہ اس حقیقت کی طرف متوجہ نہیں ہیں من مانی تفسیریں نہ ان کو جاہلیت کی موت سے نجات دلائکتی ہیں اور نہ ہی ان کے اسلاف کو۔ ان حدیثوں کے معتبر و مستند ہونے کا اعتراف علماء اور محدثین کی معتبر کتابوں میں موجود ہے۔

خداؤند متعال کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ ہم سب کو اپنے امام وقت حضرت جلت بن الحسن العسكري صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی کامل معرفت عطا فرمائے ان کی اطاعت و فرمانبرداری کی کامل توفیق مرحمت فرمائے روز بروز اس معرفت میں اضافہ فرمائے زندگی کی آخری سانس تک معرفت کامل پر ثابت قدم رکھے۔ برزخ اور قیامت میں اس طرح زندہ کرے کہ ہم تمام ائمہ علیہما السلام کی معرفت رکھتے ہوں اور وہ ہمیں پہچانتے ہوں ان کی سفارش اور شفاعة سے حساب و کتاب کے تمام مراحل آسان سے آسان تر ہوں بلکہ ان کی عنایتوں اور ذرہ نواز یوں کی بنا پر بلا حساب و کتاب جنت میں ان کی ہمراہی ان کی خدمت گزاری نصیب ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

الحمد لله اولاً وآخر

مدد  
الله

ترتیب و پیشکش

---

ایسوی ایشن آف امام مهدی  
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۸۲۲، ممبئی ۳۰۰۰۵۰

